جانے دیتے تھے۔ قرآن میں ان کے کردار پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے، ان کے رویّوں سے پردہ اٹھایا گیا ہے اور ان کی سخت مذمّت کی گئی ہے۔ اس موضوع پر بہت پہلے مولانا صدرالدین اصلاحیؒ (م۱۹۹۸ء) نے ''حقیقتِ نفاق'' کے عنوان سے ایک وقیع کتاب تصنیف کی تھی، جسے علمی اور تحریکی حلقوں میں قبول عام حاصل رہا ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں آیاتِ قرآنی کی روشنی میں منافقوں کے کردار کو واضح کیا گیا ہے۔ ابتدا میں نفاق کے لغوی اور اصطلاحی مفہوم اور اس کے بنیادی محرکات وعوامل کی وضاحت کی گئی ہے۔ باب اول میں منافقین کی وہ سرگرمیاں بیان کی گئی ہیں جو وہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف انجام دیتے تھے۔ باب دوم میں ان کے اخلاقی عیوب بیان کیے گئے ہیں۔ باب سوم میں ان کے ان کاموں کا بیان ہے جن سے معاشرہ متاثر ہوتا تھا اور باب چہارم میں ان عیوب کا تذکرہ ہے جن کا اثر خود ان کی ذات پر پڑتا تھا۔

نفاق اور منافقین کے موضوع پر سادہ زبان اور عام فہم اسلوب میں یہ ایک مفید مطالعہ ہے۔ امید ہے اس سے فائدہ اٹھایا جائے گا۔

(م-ر-ن)

تحریکِ آزادی میں علماء کا کردار (۱۸۵۷ء سے قبل) — فیصل احمد بھٹکلی ندوی

ناشر: مجلس تحقیقات ونشریاتِ اسلام، ندوۃ العلماء لکھنؤ، سنہ اشاعت: ۲۰۰۴ء، صفحات ۵۳۹ (علاوہ انڈیکس)

تحریکِ آزادیٔ ہند میں علماء کے کردار کو آج کی نئی نسل تقریباً بھول چکی ہے، یا یوں کہیے کہ ایک منظّم سازش کے تحت اس کو بھلوایا جارہا ہے۔ تاریخ کو اپنی پسند کے مطابق ازسرِ نو مرتب کرنے کی خواہش کے تحت ایسے لوگوں کو تحریکِ آزادی کا ہیرو بنا کر پیش کیا جارہا ہے جو جدّ وجہدِ آزادی کی پچھلی صفوں میں بھی جگہ پانے کے مستحق نہیں ہیں اور علماء، جنھوں نے تحریکِ آزادی کی قیادت کی اور تن من دھن کی قربانی دی اور مدارس، جن میں تعلیم حاصل کرکے ان کے اندر محبتِ وطن کے جذبات پیدا ہوئے، آج

وہ سب دہشت گرد اور دہشت گردی کے اڈوں کی حیثیت سے پیش کیے جا رہے ہیں۔

ان حالات میں ایک ایسی کتاب کی سخت ضرورت تھی جو مثبت اور مدلّل انداز میں اس تاریخی صداقت کو بے نقاب کرے جسے سیاست کے قبرستان میں دفن کیا جا رہا ہے۔ یہ قابلِ قدر خدمت نوجوان مصنف مولانا فیصل احمد بھٹکلی ندوی نے انجام دی ہے۔ زیرِ تبصرہ کتاب بقول مصنف ان کی سالہا سال کی محنتوں اور کاوشوں کا ثمرہ ہے۔ اس میں تقریباً پندرھویں صدی عیسوی سے ۱۸۵۷ء تک کی تاریخ جدّ و جہدِ آزادی کا تذکرہ ہے۔ مصنف کے پیشِ نظر تاریخِ آزادی کی مکمل داستان ہے جس کے لیے مزید چار جلدیں زیرِ ترتیب ہیں۔ اس طویل داستان میں یہ بات بڑی عبرت انگیز ہے کہ مسلمانوں کو سب سے زیادہ نقصان باہر کے دشمنوں سے نہیں، بلکہ اندر کے غدّاروں سے ہوا ہے۔ سلطان ٹیپو، سراج الدولہ اور تحریکِ شہیدین سب اس کے شاہد ہیں۔ یہی تاریخ ایک بار پھر افغانستان اور عراق میں دہرائی جا رہی ہے اور ہمارے دشمنوں کی جانب سے دوسرے اسلامی ممالک پر بھی اپنے خونیں پنجے گاڑنے کے لیے مزید غدّاروں کی تلاش جاری ہے۔

کتاب بارہ ابواب پر مشتمل ہے۔ عنوانات یہ ہیں:

جنگِ آزادی اسلامی نقطۂ نظر سے، یورپین قومیں ہندوستان میں، علماء کا پرتگالیوں سے جہاد، انگریزوں کے خلاف اولین محاذ آرائی، فتاویٰ دارالحرب اور ان کے مفتیانِ کرام کے مجاہدانہ کارنامے، حضرت سید احمد شہیدؒ کا تحریکِ آزادی میں کردار، جماعت مجاہدین کا انگریزوں سے تصادم، روہیل کھنڈ میں علماء کا جہادِ آزادی، بنگال میں علماء کے زیرِ قیادت آزادی کی تحریکیں، حیدرآباد دکن میں علماء کی جنگِ آزادی، کیرالہ کی تحریکِ آزادی اور علماء، مختلف مقامات پر علماء کی متفرق سرگرمیاں۔

کتاب کے مندرجات کا مطالعہ کرنے کے بعد مصنف کی محنت اور عرق ریزی کی داد دینی پڑتی ہے۔ تاریخی حوالوں کی تلاش اور طالب علمی کی مصروفیت کے ساتھ پورے ہندوستان کی مختلف لائبریریوں کی چھان بین اور ایک ایک جزئیہ کے

لیے مہینوں کدو کاوش اور صبر کے ساتھ نتائج کا انتظار مصنف کے علمی اور تحقیقی مزاج کی نشان دہی کرتا ہے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعض ان خامیوں کی بھی نشان دہی کر دی جائے جو دورانِ مطالعہ محسوس ہوئیں۔ کئی جگہوں پر اصل مصادر کی جگہ ثانوی مراجع کا حوالہ دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر ص ۵۵ ملاحظہ ہو، جہاں جنگِ آزادی میں آر ایس ایس کے منفی کردار پر بحث کرتے ہوئے صلاح الدین عثمان اور مختار انیس کی کتابوں کا حوالہ دیا گیا ہے، حالاں کہ موضوع کی اہمیت کے پیشِ نظر ان دستاویزات کا حوالہ دینا چاہیے تھا جہاں سے ان کتابوں میں مذکورہ بات نقل کی گئی ہے۔ اسی طرح ص ۲۱۸ پر، جہاں سلطان ٹیپو کی شہادت کا مفصل تذکرہ کیا گیا ہے، یہ دیکھ کر سخت حیرت ہوتی ہے کہ مولانا الیاس ندوی کی کتاب ''سیرت سلطان ٹیپو شہید'' کی عبارتوں اور اسلوب کو تقریباً من وعن پیش کر دیا گیا ہے۔ ایک جگہ ''حب الوطن من الإیمان'' کو بحیثیت حدیث نقل کیا گیا ہے، جب کہ یہ ایک موضوع روایت ہے اور موضوع روایت کو وضع کی صراحت کے بغیر بطور استدلال پیش کرنا جائز نہیں، خواہ وہ معناً کتنی ہی مضبوط کیوں نہ ہو۔ بعض جگہوں پر یہ بھی محسوس ہوا کہ جہاں موضوع کو سمیٹا جا سکتا تھا وہاں مصنف نے اطناب سے کام لیا ہے۔ اگر یہ پہلو ملحوظ ہوتا تو کتاب کے حجم کو مختصر کیا جا سکتا تھا۔ آخری بات یہ کہ قرآن مجید کی آیتوں کو بغیر اعراب کے شائع کیا گیا ہے، جو خلافِ احتیاط ہے۔ آئندہ ایڈیشن میں اعراب کے ساتھ شائع کیا جائے تو بہتر ہے۔

ان چھوٹی موٹی کمیوں کے باوجود کتاب بہت اہم، مفید اور موجودہ عہد کی ضرورت کو پورا کرتی ہے۔ لائق مصنف اس کے لیے قابلِ مبارک باد ہیں۔

(جاوید احسن فلاحی)

☆☆☆